Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم سہ شنبہ

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۲ وفا ۱۳۲۸ ہش	۱۲ جولائی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۵۹

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت

آج مورخہ ۱۱ وفا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کوئٹہ سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ نقرس کا حملہ زیادہ شدت اختیار کر گیا ہے اور لمبا ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور دوست کی تاریں بھی اطلاع ہے کہ درد زیادہ ہو گئی ہے اور ٹانگ میں سخت تکلیف ہے جس کی وجہ سے حضور چل نہیں سکتے۔ نیز درد کی شدت کی وجہ سے اعصاب پر بھی اثر ہے۔ نیز گلے میں درد ہے اور اس کے ساتھ بخار بھی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ یہ دن ویسے بھی خاص دعاؤں کے ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور۔ ۱۱ وفا

خان ممدوٹ کی انکوائری کرنے والے بنچ کی از سر نو تشکیل

لاہور ۱۱ جولائی۔ کل لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ مسٹر جسٹس شریف اور مسٹر جسٹس کارنیلیئس نے مجھ سے کہا کہ میں خان ممدوٹ کی انکوائری کرنے والے بنچ کی تشکیل کے متعلق ایک بار پھر غور کروں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے بنچ میں سے مسٹر جسٹس شریف اور مسٹر جسٹس کیانی الگ ہو گئے اور خان ممدوٹ کی انکوائری میں خود کروں گا۔ اور میرے ساتھ مسٹر جسٹس کارنیلیئس ہوں گے۔

وزیر تجارت کی کامران واپسی

کراچی ۱۱ جولائی۔ پاکستان کے وزیر تجارت آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن اپنا یورپ کا دورہ ختم کرنے کے بعد کل واپس دارالحکومت پہنچ جائیں گے۔ آپ نے اپنے اس دورے میں برطانیہ فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سویڈن اور اٹلی کے کارخانے اور دیگر صنعتی و تجارتی اداروں کا معائنہ کیا اور ان ملکوں کے اکابر تجارت سے پاکستان کے ساتھ تجارتی معاہدوں کے امکانات پر بات چیت کی۔ ان ملکوں نے پاکستان سے پٹ سن، کپاس، چمڑا اور کھالوں کا مطالبہ کیا ہے اور پاکستان بدلے میں بجلی اور ریلوے کا سامان، زرعی آلات اور دوسری مشینیں لے گا۔

قافلہ بخیریت پہنچ گیا

لاہور ۱۱ جولائی۔ پانی پت میں حضرت بو علی شاہ قلندر کے عرس میں شمولیت کے لئے ۲۰۳ پاکستانیوں کا جو قافلہ گیا تھا وہ کل تمام بخیریت پہنچ گیا۔

مشترکہ فوجی کانفرنس

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ مسئلہ کشمیر کی سرحدوں کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے کشمیر کمیشن نے ہندوستان و پاکستان کی جو مشترکہ فوجی کونسل بلائی ہے امید ہے اس سلسلے میں ہندوستان کا فوجی وفد ۱۸ جولائی کو کراچی پہنچ جائے گا۔ اس وفد کی قیادت ہندوستان کی مغربی کمانڈ کے ایریا کمانڈر مسٹر سری نگیش کریں گے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی فوجوں کے کمانڈر میجر جنرل تھمایا اور وزارت کشمیر کے سیکرٹری مسٹر وشنو سہائے بھی شرکت کریں گے۔

افغانستان ڈیورنڈ لائن سے پاکستان کی طرف بسنے والے قبائلیوں کے معاملے میں دخل دینے کا مجاز نہیں

ہم افغانستان سے ان لوگوں کی اقتصادی بہتری کے منصوبے کے متعلق گفت و شنید پر تیار ہیں

لاہور ۱۱ جولائی۔ آج تیسرے پہر لاہور میں پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے افغانستانی ریڈیو کے پراپیگنڈے اور ڈیورنڈ لائن کے دونوں طرف بسنے والے قبائلیوں کی اقتصادی بہتری کے امور پر تبصرہ کرتے ہوئے حکومت افغانستان کو پیشکش کی کہ وہ پاکستان کی طرف بسنے والے قبائلیوں کے معاملے میں قبائلیوں کی اقتصادی بہتری اور اچھے ہمسایوں کے سے تعلقات کو زیادہ خوشگوار بنانے کے لئے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے فرمایا۔ افغانستان کا ریڈیو ایک عرصے سے اپنے بے بنیاد دعووں کو سچا کر دکھانے کے لئے پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ اول اول اس نے یہ سوال اٹھایا کہ ڈیورنڈ لائن سے اس پار بسنے والے قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد کا نام بدل کر پختونستان رکھ دیا جائے۔ ہم نے جواباً کہا کہ یہ معاملہ افغانستان اور پاکستان سے زیادہ خود ان علاقوں کے لوگوں کے اپنے بس میں ہے۔ اگر وہ چاہیں تو پاکستان دستور ساز اسمبلی میں اس معاملے پر غور کر سکتی ہے۔ پھر دوسرا الزام پاکستان پر یہ لگایا گیا کہ اس نے افغانستان کو اقتصادی امور میں امداد دینے سے ہاتھ کھینچ لیا حالانکہ اس مخصوص عرصے کو چھوڑ کر جب رسل و رسائل کے تمام ذرائع معطل ہو چکے تھے افغانستان کو ایسی امداد ہمیشہ مستعدی سے بہم پہنچائی جاتی رہی۔ کراچی پر اترنے والے سامان پر ہر قسم کی رعایت اور اسے سامان وغیرہ پہنچانے میں آسانیاں بدستور ملتی رہیں۔

حالانکہ افغانستان کو معلوم ہے کہ سرحد کا سارا صوبہ ۱۹۴۷ء میں بڑی بھاری اکثریت سے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۸۹۳ء اور اس کے بعد کے تمام معاہدوں کی رو سے افغانستان ڈیورنڈ لائن سے پاکستان کی طرف بسنے والے قبائلی لوگوں کے معاملات میں دخل دینے کا ہرگز مجاز نہیں ہے اور نہ اسی طرح پاکستان ہی کو کوئی حق ہے کہ وہ افغانستان کی طرف بسنے والے قبائلیوں کے معاملات میں مداخلت کرے۔

چوہدری صاحب نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کابل ریڈیو سے جو دن رات پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ پاکستان کی طرف سے اس کا بڑا مسکت جواب یہ کہہ کر دیا جا سکتا ہے کہ وہ خطہ جسے اب افغانستان کہا جاتا ہے یہ بھی انہی علاقوں کا ایک حصہ ہی تھا۔ اور اس پر کبھی لاہور اور کبھی دہلی سے حکومت کی جاتی رہی ہے۔ لیکن پاکستان نے کبھی ایسی شرانگیز خبروں کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور اس نے ہمیشہ خود مختار حکومت کے خلاف کسی ایسے طریق کو روا نہیں جانا جو آشتی و امن اور بین الاقوامی ذمہ داری کے خلاف ہوں۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان افغانستان سے ان لوگوں کے لئے ہر قسم کے اقتصادی تعاون کے سلسلے میں بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے جو دونوں ملکوں میں اچھے ہمسایوں کے سے تعلقات کو فروغ دے سکے۔ آپ نے کہا پاکستان اس مسئلے کی حقیقت کو سمجھ سکا ہے کہ قبائلیوں کا مسئلہ دراصل ایک اقتصادی مسئلہ ہے۔ اور یہی بات دراصل اہمیت رکھتی ہے کہ ان علاقوں میں بسنے والوں کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے لہٰذا پاکستان اگر افغانستان چاہے تو اس سے کسی ایسے منصوبے اور پروگرام کے تیار کرنے میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے کیونکہ پاکستان کے لوگ ان علاقوں میں بسنے والوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ بیان کے آخر میں ایک سوال کے جواب میں پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا وزیر اعظم پاکستان کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی لہٰذا ابھی تفصیلی پروگرام نہیں بتا سکتا۔ آپ نے کہا روس اور پاکستان کے درمیان سفارتی نمائندوں کا تبادلہ بھی معمول کے مطابق جلد انجام پا جائے گا۔

روس میں ہندوستانی سفیر

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ حکومت ہندوستان نے روس میں سر رادھا کرشن کو اپنا سفیر مقرر کیا ہے۔

ہندوستان پر الزام

آسام ۱۱ جولائی۔ ہندوستان بھر میں کمیونسٹ کارکنوں کی پکڑ دھکڑ بڑے زور شور سے شروع ہو گئی۔ کل آسام میں چالیس کارکنوں کا ایک جتھہ گرفتار کیا گیا۔ یہ جتھہ اپنے پانچ ساتھیوں کو جیل خانے سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بہار میں بھی ایک مقتدر کمیونسٹ ورکر کو گرفتار کیا گیا۔ آج چین کے کمیونسٹ ریڈیو نے پیکنگ سے حکومت ہندوستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ان قومی ورکروں کو قتل کر رہی ہے جو قومی آزادی اور بہتر روزی کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔

ہڑتال کے پیش نظر ہنگامی صورت حالات کے اعلان کی توقع

لندن ۱۱ جولائی۔ امید کی جاتی ہے کہ لندن گودیوں میں کام کرنے والے کارکنوں کی ہڑتال کے پیش نظر آج کسی وقت لندن میں ہنگامی صورت حالات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹلی اس سلسلے میں آج کسی وقت ملک معظم سے ملاقات کریں گے۔ یاد رہے کہ گودیوں کے کارکنوں کی ہڑتال بدستور جاری رہی ہے۔ اس وقت ۱۱۲ جہاز ایسے کھڑے ہیں جن پر سے سامان اتارنا باقی ہے اب انہیں خالی کرنے کے لئے فوج بلائی گئی ہے۔

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب یونین پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر ... بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ

"رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اس لئے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں۔ کہ گرمی کے مہینے میں آیا۔ اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

روزوں سے تجلی قلب ہوتی ہے

"شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینے کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے انزل فیه القرآن سے یہی اشارہ ہے۔ کہ بے شک روزہ کا اجر اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

ایک احمدی خاتون کی شاندار کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ اس سال امۃ المجید بیگم بنت میاں وزیر محمد صاحب پٹیالوی (جو مولوی جلال الدین صاحب شمس کے عزیزوں میں سے ہیں) ایم۔ اے (عربی) کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں اول آئی ہیں۔ اس امتحان میں لڑکیاں اور لڑکے دونوں شامل ہوئے تھے۔ اور ان سب میں امۃ المجید بیگم ۳۷۹ نمبر حاصل کر کے یعنی فرسٹ کلاس لے کر اول نمبر پر پاس ہوئی ہیں۔ ہم اس شاندار کامیابی پر امۃ المجید بیگم اور ان کے والد صاحب اور دوسرے رشتہ داروں کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو جماعت کے لئے بھی بابرکت کرے۔ آمین (ادارہ)

ربوہ میں آنے والے احباب کے لئے اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے اس سے قبل اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ کہ کوئی دوست بغیر اجازت ربوہ میں نہ آئے جو دوست بغیر اجازت حاصل کئے یہاں آئیں گے۔ وہ نہ صرف خود مشقت اٹھائیں گے۔ بلکہ آبادکاری کے کام میں بھی رخنہ ڈالیں گے۔ جو دوست بغیر اجازت اپنا کنبہ لے کر ربوہ آئے تھے گو صورت حال دیکھ کر انہیں بھی واپس لوٹنا پڑا۔ احباب کو غلط فہمی ہے۔ کہ ربوہ میں عام دوستوں کے آباد کرنے کا کام ابھی سے سرانجام دیا جا رہا ہے۔ جن احباب نے زمین کے لئے رقوم جمع کروائی ہیں۔ ان کے نام قطعہ زمین کی تعیین بعد میں ہوگی۔ جب یہاں آبادی کی صورت قائم ہو جائے گی۔

مرکزی دفاتر کا قیام اور صدر انجمن کے کارکنان کی مختلف قسم کی ضروریات کو پورا کرنے والے موجودہ تاجروں اور پیشہ وروں کی رہائش کا انتظام پہلے ضروری ہے۔ اس کے بعد عام آبادکاری کا کام شروع کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے پہلے باقاعدہ اطلاع دی جائے گی۔

احباب کی آگاہی کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بذریعہ تار اطلاع دیں

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے سپاہیوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن مجاہدین کے وعدے ۲۹ رمضان المبارک تک ربوہ میں موصول ہو جائیں گے۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اور دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ کوشش کرے گا۔ کہ جو نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہوں۔ وہ اخبار میں بھی شائع کر دیئے جائیں۔ تا احباب کرام کو علم ہو جائے کہ ان کے نام دعا کے لئے حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ اس لئے پاکستان۔ ہندوستان۔ اور بیرونی ممالک کی ہر ایک جماعت اور اس کے براہ راست وعدہ کرنے والے احباب آج سے ہی ایسی جدوجہد کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان تک مرکز ربوہ میں ادا ہو جائے۔

جو رقوم ایسے وقت موصول ہوں کہ وہ وقت پر نہ پہونچ سکتی ہوں۔ تو ایسی رقوم کے بارے میں وصولی کی اطلاع بذریعہ تار یا بذریعہ خطوط ملنے پر بھی دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ مگر ایسے ناموں کی اشاعت رقم وصول ہونے پر ہوگی۔

"بے شک بعض احباب کو ادا کرنے میں مشکلات ہیں مگر میں امید رکھتا ہوں کہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ اور وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ اسکے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔"

"میں جماعت کے مخلصین سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اسکے دین کی خدمت کے لئے ہر بوجھ کو خوشی سے برداشت کریں گے۔ اور اپنے استقلال وثبات کو قائم رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں بڑھتے جائیں گے۔ کیونکہ ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ ہماری ذمہ واریاں بہت اہم ہیں۔ اور ہمارے فرائض اتنے نازک ہیں کہ ہماری ذرا سی غفلت اور کوتاہی بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے۔"

تحریک جدید کے وعدے تحریک جدید کے مجاہدوں کو بہر حال پورے کرنے ضروری ہیں کیونکہ ان کے وعدوں کی بناء پر ہی بیرونی ممالک کے مبلغین کے اخراجات کا بجٹ حضور منظور فرماتے ہیں۔ اگر وعدے پورے نہ ہوں تو مبلغوں کو اخراجات کہاں سے بھیجے جا سکتے ہیں پس مبلغین کے اخراجات ارسال کرنے کے لئے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر بھی اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں۔ تا ان کے نام ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے بھی پیش ہو سکیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

شاہ مسکین میں جلسہ سالانہ

شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ مؤرخہ ۲ و ۳ جولائی بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوا جلسہ میں شمولیت کیلئے گرد و نواح کی جماعتوں کے احباب تشریف لائے نیز غیر احمدی احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ مردوں کے علاوہ احمدی اور غیر احمدی مستورات بھی جلسہ میں شامل ہوئیں جن کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ مرکز کی طرف سے مکرم مولوی عبد الغفور صاحب اور حافظ محمد عمر صاحب تشریف لائے۔ جنہوں نے مختلف موضوع پر تقاریر کیں ان کے علاوہ سلطان محمود صاحب شاہد پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ سید محمد امین صاحب دیہاتی مبلغ اور مولوی محمد شریف صاحب دیہاتی مبلغ نے بھی تقریریں کیں۔ حاضرین جلسہ نے بہت اچھا اثر لیا۔

دوسرے روز جلسہ کے اختتام پر سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

سید ولایت شاہ امیر جماعت شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

اعلان برائے موصی صاحبان

مندرجہ ذیل وصایا قاعدہ ۵۱۵ الف کے ماتحت بوجہ عدم تکمیل داخل دفتر کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی موصی رہنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ نئی وصیت کرے۔ یہ زائد ہو کوئی کارروائی نہ کی جائے سیکرٹری مجلس کارپرداز

(۱) نور بیگم زوجہ امیر خاں بیگم پور احمد آباد ضلع ہوشیارپور ۹۵۰ - (۲) محمد بی بی زوجہ علی محمد صاحب دارالرحمت قادیان ۷۹۹ (۳) مبارک بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نور احمد صاحب نلونڈی جھنگلاں (۴) محمد شفیع صاحب بے پال۔ ۱۸۷ (۵) خواجہ محمد گل صاحب دارالرحمت قادیان ۴۴۳ (۶) گلزار بیگم صاحبہ بنت فتح دین صاحب صریح ۴۲۹۲ (۷) لال الدین صاحب ولد مہر دین صاحب دارالبرکات ۸۱۶۷ (۸) کمال الدین صاحب ناصر آباد قادیان ۹۷۰۶ (۹) کریم بی بی بیوہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب دارالفتوح قادیان ۸۲۳۵ (۱۰) ثریا بیگم بنت محمد شفیع صاحب دارالبرکات ۸۲۸۲ (۱۱) چراغ الدین صاحب مسجد فضل (۱۲) کریم بی بی صاحبہ زوجہ مبارک احمد صاحب ناصر قادیان ۴

(۱۳) ملک محمد خان صاحب قادیان۔ بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد ۵۸۶۸

(۱۴) مبارک علی صاحب سنور بوجہ عدم تکمیل ۱۰۵۵۹

روزنامہ ------- الفضل ------- لاہور

۱۲ جولائی ۱۹۴۹ء

احیائے مذہب ـــــ روح کی بیداری

جو بھی تحریک دنیا میں کامیاب ہوتی ہے خواہ دنیاوی ہو یا دینی اس کے لئے ضروری ہے کہ قربانیاں کی جائیں۔ اور کوئی انسان کسی تحریک کے لئے قربانی نہیں کرتا۔ جب تک اسے اس کا پورا پورا ایمان نہ ہو۔ کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے ضروری ہے۔ اور یا کم از کم اسکے اپنے وطن یا اپنی نسل کا تحفظ اور مفاد اس پر منحصر ہے۔

الفضل کی گزشتہ اشاعت میں ہم نے نصب العین کے ضمن میں اس حقیقت کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ دنیاوی تحریکوں میں عموماً نصب العین ایسا ہوتا ہے کہ جس کے فوائد اسی دنیا تک وابستہ ہوتے ہیں۔ اور وہ ظاہر حواس سے محسوس ہوتے ہیں۔ مثلاً کمیونزم کی ایک تحریک ہے جس کا نصب العین یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ تمام انسانوں میں مادی ضروریات کی تقسیم مساویانہ اصولوں پر کی جانی چاہیئے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ تمام پیداوار کو اجتماعی ملکیت بنا دیا جائے جو کچھ بھی مختلف انسان فرداً فرداً محنت سے پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی خاص پیدا کرنے والے کی ملکیت نہیں بلکہ وہ تمام قوم کی ملکیت ہے۔ اور اسکو اس ایک مشترکہ ذخیرہ میں جمع کر دینا چاہیئے۔ پھر ایک نظام کے ساتھ ہر فرد کو اس کی ضروریات کے مطابق دینا چاہیئے۔

اب ظاہر ہے کہ اس تحریک کا تعلق تمام تر [illegible] کے ساتھ ہے۔ یعنی مساوات کا تعلق ان اشیائے ضروری سے ہے۔ جس پر انسان کی مادی حیات کا دارو مدار ہے کوئی انسان ان مادی ضروریات کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے وہ لوگ جو یہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنی ضروریات سے بہت زیادہ پیداوار اپنے پاس ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ پیداوار کو ضائع کرنے کی حد تک اپنی عیاشیوں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اور بعض دوسرے ایسے ہیں۔ جن کو ایک وقت کا کھانا بھی ضرورت کے مطابق میسر نہیں ہوتا۔ اور پھر یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر جن کے پاس زیادہ ذخیرے جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی محنت سے نہیں بلکہ محض اپنی ہوشیاری سے ان پر قابض ہوئے ہیں۔ اور اصل محنت کرنے والے بمشکل گزارہ کرتے ہیں۔ تو ایسی بدیہہ بات سے ان کے دل فوراً متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور ایسی تحریک کے حامیوں سے جو مادی پیداوار کی مساویانہ تقسیم کے لئے اٹھائی جاتی ہے۔ فوراً مل جانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ کمیونزم کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ وہ ممالک جو یورپ کی سرمایہ دارانہ اور مستعمرانہ تجاوز کا شکار ہیں۔ اس تحریک سے بہت متاثر ہیں۔ اور وہ سرمایہ دارانہ اقوام جو ان ممالک کی پیداوار سے ذاتی انتفاع کرتی رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی کرنا چاہتی ہیں۔ اس تحریک کو روکنے کے لئے پوری پوری کوشش کرنے کے باوجود بعض وقت سخت مایوس ہو جاتی ہیں۔ اور سمجھنے لگتی ہیں۔ کہ یہ رو شاید اب ان سے کسی طرح نہ رک سکے۔

کمیونزم کو ہم بنیادی طور پر ایک نہایت ہی غلط تحریک سمجھتے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر یہ تحریک دنیا پر چھا گئی۔ تو یقیناً دنیا تباہ ہو جائے گی۔ ہم یہاں اس کی وجوہات نہیں بیان کریں گے۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ چونکہ یہ ایک دنیوی تحریک ہے۔ اور انسان زندگی کے نہایت نازک مادی پہلو سے تعلق رکھتی ہے۔ ایسا نازک کہ دراصل انسان کی مادی زندگی کا دارو مدار ہی اسی پر ہے۔ اس لئے یہ تحریک ایک دفعہ تو ضرور انسان کو اپیل کر جاتی ہے۔ خواہ وہ کسی طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔ خاص کر ایسے لوگ جو سرمایہ داری کی چکی میں پسے جا رہے ہیں۔ وہ تو فوراً اس کے گرویدہ بن جاتے ہیں۔ اور جس طرح کسی جنگل میں آگ لگ جاتی ہے۔ اور ہوا اسکو چند لمحوں میں سارے جنگل میں پھیلا دیتی ہے اسی طرح گویا اس وقت کمیونزم دنیا کی ان اقوام میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ جہاں بھوکوں کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ ہے۔

سرمایہ دارانہ جمہوریت کے حامیوں نے اس تحریک کے مقابلہ کرنے کے لئے کئی قسم کے ہتھیار ایجاد کئے ہیں۔ یہاں سب کی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اکثر یہ ہتھیار بھی دنیاوی قسم کے ہیں۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ فوجی قوت پیدا کرنا مزدوروں کو زیادہ سے زیادہ مزدوری دینا وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں بعض عقلمند لوگ تہذیب اور مذہب کی برقراری اور احیاء کا بھی پروپیگنڈا کرتے ہیں

عام تہذیبی اقدار کو انسان کی اولین ضروریات سے صرف اتنا تعلق ہے۔ کہ وہ پیداوار کو زیادہ حسن انتظام اور زیادہ افادت سے استعمال کرنا سکھاتی ہیں۔ ورنہ اس کا زیادہ تعلق انسان کے لطیف تر احساسات یعنی دماغی اور ذہنی احساسات سے ہے۔ اس لئے تہذیب و تمدن کی اپیل جن لوگوں پر مؤثر ہو سکتی ہے۔ ان کی تعداد ان لوگوں سے بہت کم ہوتی ہے۔ جن پر بھوک ایسے ابتدائی مادی احساسات کا قابو ہوتا ہے۔ ایسی تحریکیں جن کا تعلق انسانی تہذیب و تمدن سے ہوتا ہے۔ اس وقت ہی فوری اشاعت پاتی ہیں۔ جب ان کو چلانے والا کوئی خاص قابلیت کا انسان ہو۔ جس کو انگریزی زبان میں Genious کہا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ حقیقی تہذیب و تمدن کا تعلق زیادہ تر مذہب سے ہے اس لئے اس کی اشاعت بھی مذہب کی اشاعت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

ایک مذہبی تحریک کی نوعیت مادی اور دنیوی تحریکوں سے بالکل الگ ہوتی ہے۔ یہاں ہم حقیقی مذہب کا ذکر کر رہے ہیں۔

بے شک اس زمانے کے بعض دانشمندوں اور عقلا نے اپنی عقل سے یہ معلوم کر لیا ہے۔ کہ کمیونزم کا صحیح مقابلہ احیائے مذہب سے ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سرمایہ دارانہ جمہوریتیں جہاں اسکے مقابلہ کے لئے دوسرے ہتھیار استعمال کر رہی ہیں۔ وہاں وہ مذہب کے احیاء کے متعلق بھی کوشش کر رہی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ قومیں مذہب کی دلدادہ ہو گئیں ہیں۔ لیکن یہ واضح ہے۔ کہ وہ اس ہتھیار سے کام ضرور لینا چاہتی ہیں۔ اس لئے وہ مشرق وسطیٰ میں جہاں مسلمان آباد ہیں مذہبی تحریکوں کی حمایت کرنے پر آمادہ ہو رہی ہیں۔ ٹرکی جس نے اسلام کو ریاستی لحاظ سے تقریباً ترک ہی کر دیا تھا۔ اب خبریں آ رہی ہیں کہ وہاں بھی حکومت اب مذہب کے بارے میں اپنی رائے تبدیل کر رہی ہے۔ اور سکولوں میں مذہبی تعلیم کو بھی داخل کر رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر مذہب کا احیا ضروری ہے تو کیا عقلی تدابیر سے ہی اس میں بھی دوسری دنیاوی تحریکوں کی طرح کامیابی ہو سکتی ہے۔ کیا جس طرح دوسری دنیاوی تحریکوں کی اشاعت و تبلیغ دنیاوی ذرائع سے کی جاتی ہے۔ اور محض عقلی تدابیر سے اس میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح مذہب کا احیاء بھی ہو سکتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ آپ تمام دنیا کے ان مذاہب کی تاریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھ لیں۔ جن کی بنیاد اللہ تعالےٰ کی توحید پر ہے۔ اور جو الہامی مذاہب کہلاتے ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ جب مذہب دنیا سے اس طرح اٹھ جاتا ہے جس طرح کہ اس زمانے میں اٹھ گیا ہے۔ تو اس کا احیاء انسانوں کی تدابیر یا کوششوں سے نہیں۔ بلکہ خود اللہ تعالےٰ کی تحریک سے ہوتا رہا ہے۔ اگر ہم صرف اسلام ہی کی مثال لیں۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آج تک کی تاریخ دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ احیائے اسلام کا کام مجددین اور ان علمائے ربانی نے کیا ہے۔ جن کو اللہ تعالےٰ کی براہ راست امداد ملتی رہی ہے۔ اور جن کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ براہ راست مکالمہ و مخاطبہ کا تعلق رہا ہے۔ جن کے گرد زمانہ کی سعید روحیں جمع ہوتی رہی ہیں۔

آج جبکہ دین بالکل دنیا سے اٹھ چکا ہے ہم کس طرح امید کر سکتے ہیں۔ کہ محض ایسے علماء جن کو اللہ تعالےٰ سے کوئی واسطہ نہیں تجدید دین یا احیائے اسلام کا کام کر سکتے ہیں۔ اس زمانے کے حالات کے مطابق تو چاہیئے تھا۔ کہ کوئی خاص فرستادہ خدا آ کر انسانیت کا شانہ ہلائے۔ تا کہ جس خطرناک بے ہوشی میں وہ پڑی ہوئی ہے۔ اس سے بیدار ہو جائے۔ احیائے دین صرف مادی اور نفسانی جذبات کی بیداری نہیں ہے۔ بلکہ یہ روح کی بیداری کا نام ہے۔ بے شک زندگی کے مادی پہلو تک تو ہم شریعت کے اصولوں کو دنیاوی تدابیر سے نافذ کر سکتے ہیں۔ لیکن صرف اتنا کام احیائے اسلام نہیں کہلا سکتا احیائے اسلام تو اس وقت کہا جائے گا۔ جب روح بیدار ہو جائے۔ کیونکہ جب تک ہمارے جسموں میں اسلامی روح بیدار نہ ہو گی۔ اس وقت تک شریعت کے اعمال صرف تکلف ہی معلوم ہوں گے۔ حالانکہ یہ اعمال اس طرح فطرتاً صادر ہونے چاہئیں۔ جس طرح ایک پھلدار درخت کو فطرتاً پھل لگتے ہیں۔ اور روح اس وقت تک بیدار نہیں ہو سکتی۔ جب تک زندہ خدا کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہو۔

فلسطین میں حکومت اسرائیل کی تاسیس کیسے ہوئی؟

(۱)

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ اسلام مقیم دمشق)

حرف اول

اٹھارھویں صدی کے وسط میں یہود کو یورپین ممالک میں نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ پولینڈ۔ جرمنی۔ ہنگری۔ اور قرب وجوار کی دوسری حکومتوں میں ان کا قتل عام ہونا شروع ہوا۔ ان احوال کے پیش نظر اور زیر تاثیر ایڈورڈ اول نے زعماء یہود کو انگلستان سے جلاوطن کر دیا۔ علاوہ ازیں پادریوں کی مجلس اعلیٰ نے متفقہ ریزولیوشن پاس کر کے یہودی قوم کو ایک خاص قسم کا لباس پہننے کا حکم دیا۔ تاکہ ان کی آسانی سے شناخت ہو سکے۔ اس تجویز سے یہود کو جہاں عوام کی نگاہ میں ذلیل کرنا مقصود تھا۔ وہاں اقتصادی طور پر بھی ان کو ناکام کرنا مدنظر تھا۔

باوجود اس سختی اور ذلت کے وہ فتنہ پردازی سے باز نہ آئے۔ بعد ازاں ان کی رہائش بعض محلوں میں مخصوص کر دی گئی۔ ہر یہودی محلہ کا احاطہ خاردار لوہے کی تاروں سے کر دیا جاتا اور رات کے وقت اس فصیل کے دروازوں کو مقفل کر دیا جاتا تھا۔

ملک کی تمام مالی سوسائٹیاں یہود کے ہاتھ میں تھیں۔ اور عوام وخواص پر ان کا اقتصادی رعب اور دبدبہ تھا۔ اس لئے یہود جیسی دولت مند قوم کو سیاسی اور اقتصادی طور پر ناکام کرنا ٹھوس عملی پروگرام کے بغیر ناممکن تھا۔ اس زمانہ میں یہود کا کوئی خاص مرکز نہ تھا۔ اور وہ مختلف ممالک میں غریب الوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ عوام کا سلوک ان سے اچھا نہ تھا۔ ان کی زبان عبرانی (Hebrew) ناقابل التفات ہو چکی تھی۔ وہ اپنے آپ کو یہودی کہلانا ناپسند کرتے تھے۔ اور اس نام کو بمنزلہ ننگ وعار کے تصور کرتے تھے۔ خوف اور دہشت نے ان کو عام سیاسیات میں دخل دینے سے روک رکھا تھا۔

صیہونیت

ان مظالم اور رسوائیوں کے بعد آسٹریا کے ایک یہودی لیڈر "ہرتزل" نامی کو احساس پیدا ہوا۔ کہ یہودی قوم کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے۔ تاکہ قدیم یہودی مستعمرات ومقبوضات کو از سر نو حاصل کیا جائے۔

۱۸۹۶ء میں "ہرتزل" نے لندن میں "مجلس صیہونیت" کی داغ بیل رکھی۔ "صیہونیت" اس پہاڑ کے نام سے موسوم کی گئی۔ جو صحرا سینا فلسطین میں واقع ہے۔ یہ وہی پہاڑ ہے۔ جس کا ذکر تورات میں آیا ہے۔ اور اس جگہ بنی اسرائیل نے فرعون کے ظلم واستبداد سے نجات حاصل کرنے کے بعد وقتی اور عارضی رہائش اختیار کی۔ اور اس جگہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ہیکل سلیمان کی شکل خواب میں دیکھی جس کو آپ کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بعد میں تعمیر کروایا۔

یہودی لیڈر "ہرتزل" نے ۱۸۹۷ء میں صیہونی حکومت کے نام سے ایک کتاب تحریر کی، جس میں حکومت مذکورہ کے مقام کی تعیین چھوڑ دی گئی۔ اسی سال صیہونی مجلس کی مختلف شاخوں نے سوئٹزرلینڈ میں کانفرنس منعقد کی۔ اور مستقبل کے لئے اساسی پروگرام مرتب کیا گیا۔ چنانچہ اس پروگرام کی مندرجہ ذیل باتیں قابل ذکر ہیں۔

(۱) یہود مالی لحاظ سے عالمگیر غلبہ اور سطوت حاصل کریں۔ (۲) یورپ کے مختلف ممالک میں کانفرنسیں منعقد کی جایا کریں۔ "تا اتحاد اور تعاون کی روح کما حقہ پیدا کی جا سکے۔ (۳) پراپیگنڈا مشینری کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جائے۔ (۴) بڑے لوگوں اور حکومتوں کے خلاف پبلک میں مختلف شکوک وشبہات پیدا کئے جاویں۔ (۵) حصول مقصد کی خاطر مخالف زعماء کو قتل کر دیا جایا کرے۔ (۶) اخلاقی۔ ثقافتی۔ اجتماعی۔ سیاسی اور اقتصادی ذرائع سے دوسری اقوام کو شکست دی جائے۔ تاکہ اپنی حالت کو ارفع واعلیٰ بنایا جائے۔"

اس پروگرام کا بنانے والا ایک سرگرم یہودی نوجوان "سیکفرا" نامی تھا۔ یہ نوجوان "شبان صیہونیت" کی سوسائٹی کا بانی تھا۔ علاوہ ازیں ایک خفیہ ایسوسی ایشن بنی۔ موشہ یعنی بنی موسیٰ کا بھی موسس تھا۔ سیکفرا نامی نوجوان نے اپنی یہ تجاویز کانفرنس میں پیش کرتے ہوئے ممبران سے اپیل کی۔ کہ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر ایک مجلس عاملہ کا فوری قیام کیا جائے۔

حکماء صیہون

اس نوجوان کے جوش وخروش کے سامنے زعماء یہود سرنگوں ہو گئے۔ چنانچہ مجلس عاملہ بنائی گئی، جس کے ممبران کو حکماء صیہون کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

(۱) حکماء صیہون نے سیاست کی تعریف میں تحریر کیا۔ کہ سیاست کا اخلاق سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور سیاست میں مکر وفریب جائز ہیں۔ اور قوت وطاقت کے بل بوتے پر ہی حق رسائی ہو سکتی ہے۔ اور طاقت کی تعریف یوں کی گئی۔

"جو میں چاہتا ہوں۔ وہ مجھکو دیجیے! تاکہ میں یہ ثابت کر سکوں۔ کہ میں آپ سے زیادہ طاقتور ہوں"۔ (ب) ہمارا قومی نشان طاقت اور ریاء ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر سیاسی کامیابی کا حصول ناممکنات میں سے ہے۔ اس امر کا وسیع پراپیگنڈا ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ایک سخت قوم ہیں۔ نرمی کا نام تک نہیں جانتے"۔

مندرجہ بالا پوشیدہ دستاویزات کسی طریقہ سے پبلک میں منتشر کر دی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے مغرب کے عیسائی بیدار ہو گئے۔ اور تحریک صیہونیت کو ایک خطرناک تحریک سمجھا جانے لگا۔ اب یہودی ذہنیت ذلت اور رسوائی کو بالائے طاق رکھ کر دنیا میں امتیازی مقام حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اور اس کے لئے بلاشبہ قلوب حرکت میں آ چکے تھے۔

یہود نے اپنی داخلی مساعی اور پراپیگنڈا سے اس خیال کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ کہ ہم کو اب "ارض موعودہ" یعنی فلسطین میں قومی گھر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کا وعدہ زبور میں دیا گیا ہے۔ مگر اس وقت یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔

ترک

عرب ممالک اس وقت ترکی کے زیر حکومت تھے۔ ترکی گورنمنٹ نے جن عربی نوجوانوں کو استنبول۔ پیرس۔ برلن میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بھیجا تھا۔ اب ان میں حب الوطنی اور آزادی کے جذبات پیدا ہونے لگے۔ یہ نوجوان اپنے ممالک میں اس قسم کے خیالات کی اشاعت کرنے لگے۔ اس وقت انتظامی لحاظ سے ترکی۔ یورپ کا مرد بیمار اور قریب المرگ سمجھا جاتا تھا۔

ترکی کی مشہور سیاسی پارٹی "ترکان احرار" نے کافی کوشش کی۔ کہ وہ بیمار ترکی کو تندرست ترکی بنا دے۔ مگر اس کی یہ مساعی ناکام رہیں۔

جنگ عظیم

"ترکان احرار" جرمنی کی طرف مائل تھے۔ اور وہ اس حکومت کے سہارے پر ہی عرب ممالک میں مستقل حکومت کے خیال کے حامی تھے۔

جرمنی اثر ونفوذ ترکوں میں یوماً فیوماً ترقی پر تھا۔ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم کے شعلے یورپ میں بھڑک اٹھے۔ ترکی۔ جرمن سیاسیات کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ اور اتحادی اقوام کے خلاف اس کا رویہ تھا۔ اس وجہ سے برطانوی گورنمنٹ نے عرب ممالک سے مدد حاصل کرنے کے لئے شریف مکہ حسین بن علی رضی سے گفتگو کا آغاز کیا۔ ۱۹۱۴ء میں شریف مکہ حسین بن علی رضی نے اپنے تیسرے صاحبزادہ عبد اللہ (جو آج کل شرق الاردن کے بادشاہ ہیں) کو قاہرہ برطانوی ایجنٹ لارڈ کچنر سے ملاقات کے لئے بھیجا۔ باہمی گفتگو سے بعض ابتدائی مراحل طے کر لئے گئے۔ لارڈ کچنر نے اس گفتگو کی مفصل رپورٹ وزیر اعظم برطانیہ اور مشرقی سیکرٹری مسٹر (Storrs) رانلڈ کو روانہ کر دی۔

اس عرصہ میں شریف مکہ کی طرف سے ایک تحریر بھی پہنچی۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ تمام حجاز بغاوت کے لئے آمادہ ہے۔ صرف برطانوی امداد کی ضرورت ہے۔ ۱۹۱۵ء میں سر ہنری مکموہن برطانیہ کا ہائی کمشنر مقرر ہو کر قاہرہ پہنچتے ہیں۔ یہ صاحب غیر معمولی لیاقت وقابلیت کے انگریز تھے۔ چنانچہ مکموہن نے ۲۴ر اکتوبر ۱۹۱۵ء شریف مکہ کو یہ یقین دلایا۔ کہ عربوں کی خدمات کے صلہ میں حکومت برطانیہ ان کی آزادی کو تسلیم کر لے گی۔

جنوری ۱۹۱۶ء میں مکموہن نے حسین بن علی رض کو مراسلہ بھیجا۔ کہ اب فوری کارروائی شروع کر دو۔ تاکہ امر مطلوب میں کامیابی ہو سکے۔ اب جنگ عظیم میں عربوں نے انگریز کی مدد کی۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۱۷ء میں لارڈ "Allenby" نے بیت المقدس پر مکمل قبضہ کر لیا۔ اور فلسطین کو ترکوں وعربوں سے چھین لیا گیا۔

جنگ کے اختتام پر یورپ کے یہودیوں نے اس امر کا وسیع پراپیگنڈا شروع کیا۔ کہ برطانیہ عظمیٰ کو یہودیوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ تاکہ فلسطین میں یہودیوں کا قومی وطن بنایا جا سکے۔ اس تحریک کے لیڈر ڈاکٹر (Weizmann) تھے۔ جو اس وقت مانچسٹر کے کالج میں پروفیسر تھے۔ اور برطانیہ ان کی اعلیٰ طبی خدمات کے پیش نظر ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ چنانچہ برطانوی گورنمنٹ نے ۲ر جنوری ۱۹۱۷ء کو مندرجہ ذیل تصریح شائع کی جس کے نیچے لارڈ بلفور وزیر خارجہ کے دستخط ہیں۔

(ترجمہ) وزارت خارجہ ۲ر نومبر ۱۹۱۷ء۔

لارڈ روتھسیلڈ محترم

میں اس امر میں بہت خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہودی صیہونی خواہشات کے متعلق ہمدردانہ اعلان جو کہ پارلیمنٹ کی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کئے جانے کے بعد منظور کر لیا گیا ہے۔ آپ تک پہنچاؤں۔

ملک معظم کی گورنمنٹ فلسطین میں یہودیوں کے لئے قومی وطن کے بنانے کے نظریہ کو معقول سمجھتی ہے۔ اور وہ اس امر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پوری پوری کوشش کریگی۔ یہ بات واضح ہے۔ کہ اس ضمن میں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جائیگا۔ جس سے کہ غیر یہودی سکان فلسطین کے شہری اور مذہبی حقوق کو نقصان پہنچے۔ یا ان یہودیوں کے جو دوسرے ممالک میں ہیں۔ سیاسی حقوق تلف ہوں۔ اگر آپ اس اعلان کو صیہونی مجلس کے علم میں لے آئیں۔ تو میں آپ کا بڑا شکریہ ادا کروں گا۔ (بلفور)

مندرجہ بالا تصریح کسی قسم کے تبصرہ کی محتاج نہیں ہے۔ اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ اعلان بلفور عربوں کے لئے کاری ضرب تھا۔ اور یہودیوں کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث۔ (باقی)

ربوہ میں درس القرآن

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے مولانا شمس صاحب نے سورۃ یوسف کی ابتدا تک قرآن کریم کا درس مکمل کر لیا۔ اب کل سے مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تعلیم وتربیت درس جاری فرمائیں گے۔ جو ۱۹ پارے کے اختتام تک جاری رہے گا۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(نائب ناظر تعلیم وتربیت)

رتن باغ میں درس القرآن

رتن باغ میں مولوی نور الحق صاحب واقف زندگی روزانہ ایک پارہ کا درس ظہر سے عصر تک دیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اب تک بارہ ۱۲ پارے ہو چکے ہیں۔ لاہور کے احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ درس میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ خاکسار بشیر احمد عفی اللہ عنہ

امیر جماعت احمدیہ لاہور

کتاب سنسار دا دھارمک اتہاس پر سرسری نظر

(از مکرم گیانی عباد اللہ صاحب امرتسری)

ابھی حال ہی میں مشرقی پنجاب سے گورمکھی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس کا نام "سنسار دا دھارمک اتہاس" یعنی مذاہب عالم کی تاریخ ہے اور اس کے مصنف گیانی پرتاپ سنگھ میت جتھیدار اکالی تخت امرتسر ہیں اس کے نام سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے مصنف نے اس میں مذاہب عالم کی تاریخ پر ایک غیر جانبدارانہ رنگ میں روشنی ڈالی ہو گی لیکن کتاب کا مضمون اس سے بالکل الگ ہے اس کتاب میں علاوہ دوسرے مذاہب کے سکھ مذہب اسلام اور احمدیت کے متعلق بھی تین باب قلم بند کئے گئے ہیں لیکن جہاں تک حقیقت اور واقعات کا تعلق ہے۔ ان ہر سہ ابواب میں بالکل بے بنیاد اور بے حقیقت باتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ اسلام کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اُس کا انحصار مخالفین اسلام کی کتب اور مضامین پر ہے۔ اور حوالہ جات بھی اکثر ایسی کتب سے نقل کئے گئے ہیں۔ جو اسلام کے دشمنوں اور دکذابوں کی تصنیف ہیں۔ اس کے علاوہ گیانی صاحب نے حسب عادت اکثر باتیں توڑ مروڑ کر نہایت غلط رنگ میں پیش کی ہیں۔ نیز اُن کا اکثر حصہ اُن بوسیدہ اعتراضات پر مشتمل ہے۔ جو آریہ سماج اور عیسائیت کی طرف سے اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ اور جن کے دندان شکن جواب آج برسوں قبل دیئے جا چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر گیانی صاحب اُن اعتراضات کے جوابات سرسری نظر سے بھی ملاحظہ کر لیتے تو اُن کو ہرگز ہرگز اپنی کتاب کا حصہ نہ بناتے۔

گیانی صاحب نے سکھ مذہب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بھی بے ثبوت اور بے حقیقت ہے۔ سکھ مذہب کا تذکرہ کرتے ہوئے گیانی صاحب نے حضرت بابا نانک صاحب کو سکھ مذہب کا بانی ظاہر کرنے کی بہت بڑی جسارت کی ہے۔ اور اس کے ثبوت میں باباصاحب موصوف کے اپنے کلام سے کوئی ایسا حوالہ پیش نہیں کیا جس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہو۔ کہ آپ کسی نئے مذہب کے بانی تھے۔ یہ صحیح ہے کہ موجودہ سکھ اس بات کے قائل ہیں کہ جناب باباصاحب سکھ مذہب کے بانی تھے۔ لیکن محض کسی قوم کا کوئی عقیدہ محقق دنیا میں قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی بین دلیل نہ ہو۔ بت پرست دنیا بتوں کو معبود مانتی چلی آئی ہے۔ لیکن کوئی عقلمند انسان محض اس بناء پر کہ بت پرست بتوں کو معبود مانتے ہیں۔ بتوں کو معبود ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ پس اگر فی الواقعہ جناب بابا نانک صاحب کسی نئے مذہب کے بانی تھے تو پھر اُن کے کلام سے یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ باباصاحب نے اُس مذہب کا کیا نام تجویز کیا تھا۔ اور اس کے عقائد کیا مقرر فرمائے تھے۔ نیز اُس مذہب کے ماننے والوں کا کیا نام بیان کیا تھا۔ اور اُن کی تعریف کیا وضع کی تھی۔ کیونکہ یہ سب ابتدائی اور بنیادی باتیں ہیں۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ اور میں نے سکھ لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ میں یہ بات نہایت واضح الفاظ میں کہہ سکتا ہوں کہ باباصاحب کی بانی سے یہ بات قطعاً ثابت نہیں ہو سکتی کہ آپ کسی نئے مذہب کے بانی تھے۔ سکھوں کے دسویں گورو گوبند سنگھ نے جنہیں خالصہ پنتھ کا بانی کہا جاتا ہے۔ اور جو بابا نانک صاحب سے تقریباً پونے دو سو سال بعد پیدا ہوئے ہیں۔ یہ بات نہایت وضاحت سے بیان کی ہے کہ میں نیا مذہب جاری کرنے کے لئے آیا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

میں اپنا سُت تہے نواجا
پنتھ پرچُر کرُ بے کو ساجا
جائے تہاں تدھ دھرم چلائے
کُبدھ کرن تے لوک ہٹائے

(دسم گرنتھ اپنی کتھا)

گورو صاحب کے اس شبد سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ نیا مذہب جاری کرنے کے مدعی تھے۔ اور اسی بناء پر سکھ لوگ گورو صاحب کو خالصہ پنتھ کا بانی تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب بابا نانک اور دوسرے سکھ گورو صاحبان کے متعلق گورو گوبند سنگھ کا یہ قول بھی سکھ لٹریچر میں موجود ہے۔

"گورو نانک جی سے لیکر گورو دوں تک کسی اور مذہب کا چلنا ثابت نہیں صرف ہمیں ہندو مذہب سے نفرت پیدا ہوئی ہے۔ تو تیسرا پنتھ سنگھوں کا جاری کیا ہے" (بچتر گرنتھ ترجمہ از گورمکھی صفحہ ۲۰۳)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بابا نانک صاحب کے تقریباً دو صدیاں بعد گورو گوبند سنگھ نے نیا مذہب جاری کیا تھا۔ اور گورو گوبند سنگھ کو یہ امر بھی مسلم ہے۔ کہ بابا نانک کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے۔ اس کی موجودگی میں گیانی پرتاپ سنگھ یا کسی اور سکھ کا بابا نانک صاحب کو کسی نئے مذہب کا جاری کرنے والا بتانا گورو گوبند سنگھ کی صریح تکذیب ہے۔ اس کے علاوہ جو آج اصول سکھ مذہب کے بیان کئے جاتے ہیں۔ مثلاً پانچ ککوں کا دھارن کرنا۔ گورو گرنتھ صاحب کو اپنا گورو ماننا وغیرہ ان میں سے ایک بھی ایسا اصل نہیں جس کے اختیار کرنے کے متعلق باباصاحب کا کوئی حکم موجود ہو۔

گیانی پرتاپ سنگھ نے اپنی اس کتاب میں بابا نانک صاحب کو سکھ مذہب کا بانی ظاہر کرتے ہوئے کئی ایک مضحکہ خیز باتیں بھی لکھی ہیں۔ منجملہ ان باتوں کے ایک بات گیانی جی نے یہ بیان کی ہے کہ:۔

"گورو نانک صاحب نے ۳۰۔۲۵ سال دورہ کر کے پرچار کیا۔ اس کے بعد کرتار پور (راوی) میں ڈیرہ لگایا۔ اور دھرم سالہ قائم کر کے سکھ سنگت بنائی۔ نام دان اشنان کی ریت جاری کی۔ صبح صادق کے وقت "آسادی وار" شام کے وقت "رہراس" اور رات کو کیرتن سوہلا پڑھنے کا سلسلہ قائم کیا" (ترجمہ از سنسار دا دھارمک اتہاس صفحہ ۲)

گیانی صاحب نے جن تین بانیوں کے پڑھے جانے کے دستور کا قیام بابا نانک کی طرف منسوب کیا ہے۔ اُن کا اکثر حصہ ایسا ہے۔ جو جناب باباصاحب کے کافی عرصہ بعد دوسرے گوروؤں کا بیان کردہ ہے۔ مثلاً گیانی صاحب نے پہلی بانی "آسادی وار" بیان کی ہے۔ اس میں کچھ حصہ باباصاحب کا بیان کردہ ہے اور کچھ حصہ گورو انگد کا ہے۔ بقیہ حصہ چھکے جنہیں سکھوں کے چوتھے گورو رامداس کے بیان کردہ ہیں۔ جو گورو ارجن صاحب نے باباصاحب کی وفات سے تقریباً پون صدی بعد اس میں شامل کئے ہیں۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ ناجبہ لکھتے ہیں۔

"آسادی وار"۔ آسا راگ کے آخر میں درج گورو نانک صاحب کی شلوک اور پوڑیاں کی عمدہ تصنیف۔ جس میں کچھ شلوک گورو انگد صاحب کے بھی ہیں۔ اس کے صبح صادق کے وقت پڑھے جانے کا دستور سکھوں میں قدیمی ہے۔ گورو ارجن صاحب نے گورو رامداس "۲۴ چھکے" "۲۴ پوڑیوں" کے ساتھ ملا کر سکھوں کو کیرتن کرنا سکھایا" (مہان کوش گورمکھی کا ترجمہ صفحہ ۲۴۴)

ایک اور مقام پر سردار صاحب موصوف نے تحریر کیا ہے "ستگورو انگد صاحب نے گورو نانک صاحب کے سامنے صبح کے وقت دیوان میں آسا کی وار گانے کا دستور جاری کیا۔ گورو ارجن صاحب نے چوتھے گورو کے ۲۴ چھکے۔ ۲۴ پوڑیوں کے ساتھ شامل کر دیئے۔ اب گوردواروں میں باقاعدہ طور پر "آسادی وار" کا کیرتن ہوتا ہے" (ترجمہ از مہان کوش گورمکھی صفحہ ۲۷۳)

لیکن اس وار میں جو بانی گورو رامداس کی بعد میں شامل کی گئی۔ اُس میں گورو رامداس کا نام ظاہر کرنے کے لئے محلہ نہیں لکھا گیا۔ گویا اُسے بھی بابا نانک کی بانی کے ذیل میں شامل کیا گیا۔ اور یہ کھلی کھلی تحریف ہے دوسری بانی گیانی پرتاپ سنگھ نے رہراس بیان کی ہے۔ گیانی جی کے نزدیک بابا نانک نے اس کے پڑھے جانے کا حکم دیا تھا۔ اور یہ آپ کے ارشاد کی تعمیل میں ہی شام کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ سردار بہادر کاہن سنگھ ناجبہ رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"رہراس۔ ایک گورو بانی جس کا پاٹھ شام کے وقت سکھوں میں عام طور پر کیا جاتا ہے۔ اس میں سودر سو پرکھ۔ بینتی چوپٹی۔ انند صاحب۔ اور مندادنی شامل ہے" (ترجمہ از مہان کوش گورمکھی صفحہ ۳۰۳۶)

مہان کوش کے اس حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رہراس کئی بانیوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ ان میں سے پہلی بانی سودر ہے۔ اس کے کل ۵ شبد ہیں۔ جن میں سے پہلے تین بابا نانک کے بیان کردہ ہیں۔ اور چوتھا شبد گورو رامداس کا اور پانچواں گورو ارجن کا اچارن کردہ ہے۔ یہ دونوں سکھوں کے چوتھے اور پانچویں گورو تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا زمانہ بابا نانک کے بعد کا ہے۔ اور سودر کی بانی کے متعلق سردار کاہن سنگھ نے لکھا ہے۔

"اکثر نادان لوگ یہ لکھتے ہیں۔ کہ جب گورو نانک صاحب کرتار پور پہنچے۔ تو وہاں یہ شبد اُچارن کیا اگر ایسا ہوتا۔ تو پھر اس کا پاٹھ "ایہہ در کیہا ایہہ گھر کیہیا" ہوتا" (ترجمہ از مہان کوش گورمکھی صفحہ ۶۴۵)

اور سو پرکھ کی بانی میں کل چار شبد ہیں۔ جن میں پہلے دو شبد گورو رامداس کے بیان کردہ ہیں اور تیسرا شبد بابا نانک صاحب کا ہے۔ اور چوتھا گورو ارجن کا ہے۔

یاد رہے کہ سودر اور سو پرکھ کی بانیاں گرنتھ صاحب کے ابتدائی اوراق میں درج ہیں۔ لیکن یہ کب اور کس نے داخل کی ہیں۔ اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ چنانچہ مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ امرتسری کے والد ڈاکٹر چرن سنگھ نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ معلوم نہیں کہ یہ بانیاں کب اور کس نے گرنتھ صاحب کے ابتدائی اوراق میں داخل کر دیں۔ اُنہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گرنتھ صاحب کے بعض قدیمی قلمی نسخے ایسے بھی ہیں۔ جن میں یہ بانیاں ابتدا میں اس طرح درج نہیں ہیں۔ (ملاحظہ ہو بانی بیورا صفحہ ۲)

اور بینتی چوپٹی ایک ایسی بانی ہے۔ جو کسی گورو کی بیان کردہ نہیں۔ بلکہ یہ گورو گوبند سنگھ کے درباری شاعروں میں سے کسی کی تصنیف ہے۔ کیونکہ اس کی ابتداء میں ہی یہ مرقوم ہے۔ "کبیو واچ" یعنی شاعر کا کلام۔ مہان کوش میں مرقوم ہے۔

بینتی چوپٹی۔ دسم گرنتھ میں ۴۰۵ ویں چرتر کے آخر میں پرمار بھتار دیپ چھندوں کا ستوتر جو "کبیو واچ" سے شروع ہوتا ہے" (ترجمہ از مہان کوش گورمکھی صفحہ ۲۶۵۵)

گویا یہ بینتی چوپٹی گورو گوبند سنگھ کی وفات کے بعد سکھوں نے دسم گرنتھ مرتب کرتے وقت شامل کی ہے۔ اور جو کسی گورو کی تصنیف بھی نہیں۔

نیز انند صاحب گورو گرنتھ صاحب میں راگ رام کلی میں درج ہے۔ اور سکھوں کے تیسرے گورو امرداس نے اچارن کیا ہے۔ سردار بہادر کاہن سنگھ [illegible] ہیں۔

انند۔ راگ رام کلی میں ایک خاص بانی جو تیسرے گورو نے موہری کے گھر لڑکا پیدا ہونے پر سمت ۱۶۱۱ بکرمی میں اچارن کی" (ترجمہ از مہان کوش گورمکھی صفحہ ۹۰)

بابا نانک کی وفات سمت ۱۵۹۶ بکرمی میں بیان کی جاتی ہے۔ گویا یہ بانی باباصاحب کی وفات کے ۱۵ سال بعد عالم وجود میں آئی۔

اور مندادنی گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں گورو ارجن کے نام پر درج ہے۔ اس کے متعلق مہان کوش کے صفحہ ۲۹۵۳ پر مرقوم ہے۔

مندادنی محلہ ۵ "عنوان کی ذیل میں گورو گرنتھ صاحب کے آخر پر بانی"

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے متعلق ڈویژنل انسپکٹر صاحب مدارس کی رائے!

مکرم جناب قاضی عبد الرحمن صاحب بی اے بی ٹی انسپکٹر آف سکولز ملتان ڈویژن نے ۱۹ اپریل ۱۹۴۹ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کا سالانہ معائنہ کیا۔ ڈویژنل انسپکٹر صاحب کے ریمارکس کی نقل قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ سکول کی تعلیمی حالت اور نظم و نسق کے متعلق محترم ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کی رائے یقیناً احباب کے لئے خوشی کا موجب ہوگی۔

یہ رپورٹ چونکہ گذشتہ سال کی کارگذاری کے متعلق ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ احباب جماعت کو موجودہ کیفیت کا علم نہ ہو اسلئے اس ضمن میں بعض امور کی تشریح ضروری ہے گذشتہ سال ۱۹۴۸ء میں جس طالب علم نے ۶۸۸ نمبر حاصل کئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے گورنمنٹ کی طرف سے اُسے وظیفے کا حقدار سمجھا گیا۔

اسی طرح امسال ۱۹۴۹ء میں اول رہنے والے طالب علم کو سرکاری وظیفہ ملے گا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔ سکول کے طلبار کی مجموعی تعداد اب پونے پانچ سو تک پہنچ چکی ہے اور انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد میں اس میں اور بھی اضافہ ہوگا۔ البتہ سامان اور کمروں کی ضرورت اسی نسبت سے بڑھ جائیگی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

"طلبار کی تعداد میں گذشتہ معائنہ (فروری ۱۹۴۸ء) کے بعد ۱۷۸ کی زیادتی ہوئی ہے فروری ۱۹۴۸ء میں کل تعداد ۱۵۱ تھی۔ اب ۳۲۹ ہے۔ جو احمدی طلبار اس مدرسے میں تعلیم پاتے ہیں۔ ان میں سے بعض دور دور کے اکناف عالم سے آئے ہوئے ہیں۔ مثلاً بنگال بہار۔ حیدر آباد دکن۔ یوپی۔ سندھ کشمیر سیلون۔ مشرقی افریقہ اور ترکی وغیرہ سے۔ یہ امر یقیناً اس تعلیمی ادارے کی جاذبیت کا عملی ثبوت ہے۔ توقع ہے کہ بہت جلد یہ سکول پھر اتنا ہی پُر رونق ہو جائے گا۔ جتنا کہ قادیان میں ہوا کرتا تھا جہاں طلبار کی تعداد دو ہزار تک جا پہنچی تھی۔

عمارت سکول کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ پرائمری کی جماعتوں کو بٹھانے کے لئے کمروں کی فوری ضرورت ہے اسی طرح ڈرائنگ کے لئے اور ساتویں جماعت کے لئے بھی ایک ایک کمرہ درکار ہے۔

دو سو بورڈران کی رہائش کے لئے شہر میں دو تین چھوٹی چھوٹی عمارتیں دستیاب ہو چکی ہیں۔ اور ان میں نگرانی کے انتظامات بھی تا بحد امکان تسلی بخش ہیں۔ لیکن بورڈروں کی اس بڑی تعداد کے لئے شہر سے باہر اچھی فضا میں ایک وسیع دار الاقامت بنوانے کی سخت ضرورت ہے۔

سٹاف ۱۸ اچھے قابل۔ باقاعدہ سند یافتہ۔ اور تربیت یافتہ اساتذہ پر مشتمل ہے۔ یہ سب لائق محنتی اور دیانت داری سے فرائض بجا لانے والے کارکن ہیں۔

ہیڈ ماسٹر صاحب کی سکول کے لئے سامان تعلیم حاصل کرنے کی کوششوں کے باوجود اب تک بہت سی ضروری چیزیں مہیا نہیں ہیں۔ لڑکوں کے لئے ڈیسک استادوں کے لئے کرسیاں اور سائنس کا سامان ابھی بہت کم ہے۔

تربیت جسمانی اور فوجی ڈرل پر پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ بہت سے اساتذہ و طلبار نے فوجی ٹریننگ میں ایک بلند پایہ حاصل کیا ہے۔ اور ان میں سے ایک درجن بھر محاذ پر سے بھی ہو آئے ہیں۔ یہ امر اس مدرسے کا ایک طرۂ امتیاز ہے۔ فٹ بال ہاکی اور والی بال بھی کھیلی جاتی ہیں۔

اس سکول کے ضبط اور اندرونی نظم و نسق نے بھی میری طبیعت پر بہت ہی اچھا اثر کیا

تعلیمی لحاظ سے جماعتوں میں اچھا ٹھوس کام کیا جا رہا ہے۔ بعض مسائل کے متعلق معائنہ کے دوران میں میں نے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب سے تبادلۂ خیالات کیا ہے۔ اور اس کے مطابق اساتذہ کو ہدایات دے دی گئی ہیں۔

اس سکول میں مذہبی تعلیم کا معیار ہمیشہ ہی سے بلند رہا ہے۔ ہر طالب علم میٹرک کا امتحان پاس کرنے سے پہلے قرآن مجید کے ترجمے اور اس کے مطالب سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ لڑکوں کو تقریروں کی مشق کرائی جاتی ہے اور مدرسے کی ادبی اور ثقافتی مجالس میں ان سے تقریریں کرائی جاتی ہیں۔ ایم بی ہائی سکول گوجرہ میں گذشتہ سال یوم النبی کے موقعہ پر اس مدرسے کے طلبار نے جو تقریریں کیں۔ پبلک نے انہیں بہت سراہا۔

(۱۹۴۸ء میں) امتحان میٹریکولیشن میں جو ۲۴ طلبار بھیجے گئے تھے۔ ان میں سے ۲۲ کامیاب رہے یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ ان میں سے تین نے چھ سو سے بھی زیادہ نمبر حاصل کئے اور اول نے ۶۸۸ پا لئے۔

ربوہ میں تعمیر مکانات

پاکستان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو سب سے پہلی مشاورت بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور بلائی تھی۔ اس میں مشورہ کے بعد حضور نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ احباب جماعت پانچ لاکھ کا ایک ایسا فنڈ قائم کریں۔ جس سے مرکز پاکستان کی مرکزی عمارات مثلاً دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان و عمارات کالج و سکول اور مرکزی مساجد وغیرہ تعمیر ہو سکیں احباب نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس ارشاد کو پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن ۳۰ جون ۱۹۴۹ء تک یعنی پونے دو سال میں باوجود بیت المال کی یاددہانیوں کے صرف ایک لاکھ کی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل ہوئی ہے۔

عارضی تعمیر کا کام شروع ہے۔ لیکن روپیہ کی کمی کے سبب اس میں تاخیر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس وقت پچاس ہزار روپیہ کی فوری ضرورت ہے وہ احباب یا جماعتیں جنہوں نے اس فنڈ میں حصہ لینے کا وعدہ تو کیا تھا۔ لیکن اپنے وعدے کو جزوی طور پر یا مکمل طور پر ایفار نہیں کر سکے۔ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور ایسی جماعت یا احباب جنہوں نے ابھی کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اس مرکز پاکستان کی تعمیر میں ثواب کی خاطر حصہ لینے کے لئے اپنے وعدے بھجوا کر فوری ادائیگی کا انتظام فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ و سیرالیون (مغربی افریقہ) جو حال ہی میں تیرہ برس فریضہ تبلیغ سر انجام دینے کے بعد تشریف لائے ہیں۔ بوجہ پیچش اور بعض پھنسیاں نکل آنے کے باعث بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ مکرم مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے بالتزام دعا فرمادیں (خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹ)

(۲) میرا چھوٹا بھائی مسمی فضل حسین عرصہ تین ماہ سے بعارضہ بخار شدید بیمار ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔ محمد حسین مولوی فاضل چک نمبر ۳۰ جنوبی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سرگودہا

(۳) لطیف المنان پسر مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا سماٹرا اور ان کی والدہ محترمہ کے ہاتھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (عبد الکریم دھرم پورہ لاہور)

بیرونی خریداران الفضل کی خدمت میں نہایت ضروری عرض

اس سے قبل دو دفعہ خریداران الفضل کی خدمت میں یاددہانی کے طور پر عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اخبار کی قیمت جو ان کے ذمہ ہے ارسال فرمادیں۔ بعض نے توجہ فرما کر ممنون فرمایا ہے۔ لیکن بعض احباب نے بالکل توجہ نہیں فرمائی۔

وی۔ پی ان کی خدمت میں جا نہیں سکتا۔ اگر پرچہ ان کی خدمت میں بھجوانا بند کر دیا جائے تو ان کو شکایت ہوتی ہے۔ اگر یاددہانی کرائی جائے۔ اور ان کی طرف سے کوئی حرکت نہ ہو تو ہمیں شکوہ ہونا چاہیئے۔ اب پھر فرداً فرداً ان کی خدمت میں بذریعہ ہوائی جہاز لکھا جا رہا ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کی رقم اور پیشگی رقم کم از کم ایک سال کی ارسال فرمادیں امید کہ احباب اپنی ذمہ داری کا احساس فرما کر ممنون فرمادیں گے۔

بصورت دیگر دفتر ہذا ایسے احباب کی خدمت میں جن کی طرف سے بقایا اور پیشگی رقم وصول نہ ہوگی۔ اخبار نہیں بھیج سکے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ (مینیجر الفضل)

۴ اس سکول کو سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے بی ٹی نہایت قابلیت سے چلا رہے ہیں۔ اور انہیں اپنے سٹاف اور سلسلے کا پورا پورا تعاون اور اعتماد حاصل ہے۔

میری دعا ہے کہ یہ ادارہ موجودہ سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر کامیابی حاصل کرے"۔

(دستخط عبد الرحمن انسپکٹر آف سکولز۔ ملتان)

(بقیہ صفحہ ۵)

گیانی کرتار سنگھ نے تیسری بانی کیرتن سوہلا بیان کی ہے۔ اور اُن کے نزدیک اس کے رات کے وقت پڑھنے کا حکم بابا نانک صاحب نے دیا تھا۔ سردار بہادر کاہن سنگھ رقم فرماتے ہیں۔

"پانچ شبدوں کی ایک بانی جسے سوتے وقت سکھ پڑھتے ہیں"

اس سے ظاہر ہے کہ کیرتن سوہلا کے پانچ شبد ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں یہ پانچوں شبد موجود ہیں ان میں سے پہلے تین بابا نانک صاحب کے ہیں۔ اور چوتھا شبد گورو رامداس اور پانچواں گورو ارجن کی تصنیف ہے۔ اور ان دونوں گوروؤں کا زمانہ بابا نانک کی وفات کے بعد کا ہے۔

ناظرین اکال تخت کے سیت جتھیدار گیانی پرتاپ سنگھ کی تحقیقات کا اس سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ جس شخص کی معلومات اپنے مذہب کے متعلق اس قدر ناقص ہے۔ کہ وہ اُن بانیوں کے پڑھنے کا حکم بابا نانک صاحب کی طرف سے دیا جانا بیان کر رہا ہے۔ جو بابا صاحب موصوف کے کافی عرصہ بعد عالم وجود میں آئی ہیں۔ اُس کی تحقیق غیر مذاہب کے متعلق واقعی قابل داد ہوگی۔ (باقی پھر)

درخواست دعا

میرے والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب کرام اور صحابہ سے عموماً اور خاندان نبوت سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔

(مشتاق احمد ظہیر او۔ ٹی۔ ایس۔ کوہاٹ، ۹/۷/۴۹)

دفتر قضاء کے متعلق اعلان!

تمام دوستوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ دفتر دار القضاء کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور پر مشتمل خطوط پر خاکسار کا یا کسی اور صاحب کا نام نہ لکھا جایا کرے۔ صرف "ناظم قضاء ربوہ" لکھا جایا کرے۔ ورنہ تعمیل میں دیر ہو جائے گی۔ خاکسار دو ماہ کی رخصت پر ربوہ سے باہر جا رہا ہے۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

عید فنڈ

عید فنڈ کی مد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک سے قائم شدہ ہے۔ اس زمانہ میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن اب ایک عرصہ سے احباب جماعت اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔

احباب وعہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح کم از کم ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول فرمائیں۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے اگرچہ یہ چندہ عید سے قبل فطرانہ کے ساتھ ہی وصول کر لیا جائے۔ تو انشاء اللہ خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ خالص مرکزی ہے اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

(نظارت بیت المال)

اطلاع

"جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ ہمارے والد محترم جناب مستری خیر الدین صاحب مرحوم ومغفور بروز سوموار ۷ ماہ رمضان اس جہانِ فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون سو اطلاع عام ہے کہ جس صاحب کا قرضہ یا کسی قسم کا کوئی وعدہ جناب والد صاحب کے ذمہ ہو تو اسکی اطلاع فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر کر دی جائے تاکہ جلد ادا کر دیا جائے"۔ مشکور ہوں گے

خاکساران ابنائے مستری خیر الدین صاحب قادر آباد حال وارد احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

سیکرٹریان مال کی خدمت میں: جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء بھجوایا جا رہا ہے تاکہ وہ احباب جماعت کو ایک جلسہ کی صورت میں اکٹھا کر کے یہ خطبہ سنائیں اور انہیں حضور کے ارشاد مبارک کے ماتحت "تحریک ستمبر" میں حصہ لینے کیلئے آمادہ کریں۔ خطبہ کے ساتھ ایک فارم بھی ارسال کیا گیا ہے اسکی خانہ پری کر کے جلد از جلد نظارت بیت المال میں بھجوائیں

(ناظر بیت المال ربوہ بررستہ چنیوٹ جھنگ)

احباب مطلع رہیں میرا لڑکا مسمی شیر علی عمر ۲۰-۲۱ سال۔ قد لمبا۔ رنگ سانولا۔ وجیہہ نوجوان۔ ضلع جھنگ کے فیشن والے کپڑے چند روز سے گھر سے غائب ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا۔ احمدی۔ غیر احمدی۔ رشتہ دار و دیگر احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اگر کسی کے پاس آکر اپنے نام پر یا میرے نام پر کسی قسم کی رقم نقد یا کوئی چیز مانگے تو اُسے بالکل نہ دی جائے ورنہ نقصان کا ذمہ دار میں نہ ہوں گا۔ وہ سبز گھوڑی پر سوار ہے اُس کا بچہ ساتھ ہے۔ کوئی دوست اُس گھوڑی کو بھی نہ خرید کرے اگر پتہ لگ جائے تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

ملک سجادہ احمدی موضع پکہ۔ ڈاکخانہ چوکی کانڈی وال ضلع جھنگ یا امیر جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا۔

ٹنڈر نوٹس

بستخط کنندہ ذیل منظور شدہ ٹھیکیداروں سے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں مندرجہ ذیل کام کے لئے ۹ جولائی ۱۹۴۹ء کو ۱۱ بجے صبح تک ٹنڈر وصول کریں گے۔

نمبر شمار - کام کی نوعیت	تخمیناً مقدار مطلوبہ	تخمیناً لاگت	رقم پیشگی
۱- سال ۱۹۴۹-۵۰ء کے لئے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں بجری جمع کرنا ۱/۸ انچ سے ۳/۴ انچ کی ماڑی انڈس بجری الف-او-آر بجری نکالنے کی جگہ سے ٹرکوں میں لاد کر	۵۵ لاکھ مکعب فٹ	پچاس ہزار روپیہ	ایک ہزار روپیہ

ٹنڈر دینے والے مفصل اشتہار دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کام کے دنوں میں ۷ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک دیکھ سکتے ہیں۔ جن ٹنڈروں کے ساتھ زر پیشگی نہ ہوگی۔ انہیں کھولے بغیر ہی واپس کر دیا جائیگا۔

ایگزیکٹو انجینئر منٹگمری پراونشل ڈویژن

ایران اور عراق ترقی کر رہے ہیں

لارڈ کینٹ کا بیان

لنڈن ۱۱ جولائی - امپیریل بنک آف ایران کے چیرمین لارڈ کینٹ نے لنڈن میں منعقدہ بنک کے ساتھویں عام اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ایران کے قابل افسروں کو ہفت سالہ منصوبے کی ترتیب پر خراج تحسین ادا کیا۔ لارڈ کینٹ نے کہا - یہ منصوبہ ابھی تشکیلی مرحلے میں ہے۔ یہ قابل ایرانی افسروں کے سپرد ہوگا۔ جو بیرونی ماہرین کی مدد حاصل کریں گے - منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ اس قدیم ملک کی کایا پلٹ ہو جائے اور اس کے قدرتی ذرائع کو بروئے کار لا کر یہاں کے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے -

عراق کے بارے میں آپ نے کہا سیاسی اور معاشی اعتبار سے ایک سال پہلے کے مقابلہ پر آج وہاں حالات زیادہ مستقل ہیں۔ موجودہ وزیر اعظم نوری السعید پاشا کی قابل رہنمائی میں ملک کی تنظیم اور لوگوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے کئی اقدام اٹھائے جا چکے ہیں اور کئی تجاویز زیر غور ہیں۔

بغداد میں امپیریل بنک کی شاخ کھولنے کا اعلان کرتے ہوئے لارڈ کینٹ نے کہا - یہ ایک مفید اضافہ ہوگا۔ اور ان محفوظ عرب ریاستوں میں ہماری تجارت کے فروغ کا باعث ہوگا - جہاں ہماری خدمات کا اعتراف کیا جا چکا ہے -

لارڈ کینٹ نے یہ انکشاف بھی کیا کہ ہز ہائی نس سلطان کی اجازت سے مسقط میں بھی ایک شاخ کھول دی گئی ہے ۔ اس علاقے میں یہ پہلے بنک کی حیثیت رکھتا ہے۔ (ب - ا - س)

استنبول کی بندرگاہ میں انتہائی افسوسناک حادثہ

ایک سو افراد ہلاک اور مجروح ہوئے

استنبول ۱۱ جولائی ۔ ہفتے کے روز استنبول کی بندرگاہ میں پانچ ہزار ٹن کے "کورم" نامی جہاز میں آگ لگ جانے کی وجہ سے پچاس آدمی ہلاک ہو گئے علاوہ ازیں مزید پچاس اشخاص شدید طور پر مجروح بھی ہوئے - بحری اعتبار سے اس حادثہ کو ترکی کا انتہائی افسوسناک حادثہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اس جہاز میں کیمیاوی ادویات ۔ کپڑا اور فلم وغیرہ لدے ہوئے تھے ۔ اچانک آگ لگ جانے کی وجہ سے چوتھے درجے کے دو سو مسافروں میں سخت ہراس پھیل گیا اور ایسی بھاگڑ مچی کہ باہر آنے کا راستہ زخمیوں اور ہلاک شدہ لوگوں سے مسدود ہو کر رہ گیا۔ اس حادثہ میں کام آنے والوں میں اکثر غریب کسان تھے جو نئی فصلیں بیچنے کی خاطر اپنے دیہات وغیرہ میں واپس آ رہے تھے - (اسٹار)

آسٹریلیا کی تباہ کن ہڑتال کے پیچھے کمیونسٹ پارٹی کا ہاتھ ہے

سڈنی ۱۱ جولائی - پچھلے دنوں یہاں کی خفیہ پولیس نے کمیونسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹر واقعہ "مارکس ہاؤس" پر چھاپہ مار کر بعض اہم کاغذات پر قبضہ کیا تھا - ان کاغذات کے مطالعہ سے پتہ چلا ہے کہ کوئلے کی کانوں میں آجکل مزدوروں نے جو ہڑتال کر رکھی ہے اس میں کمیونسٹ پارٹی کا بڑا دخل ہے ۔ اور اس کے ایما پر یہ تمام کھیل کھیلا گیا ہے اور کمیونسٹ پارٹی نے اس مقصد کے پیش نظر یہ ہڑتال کرائی ہے کہ نظام حکومت کا نظام درہم برہم کر دیا جائے اور اس طرح طبقاتی جنگ کو ہوا دیکر ایک عام انقلاب کیلئے زمین ہموار کی جائے - (اسٹار)

کپاس فیکٹریوں کا محصول منسوخ کرنیکا فیصلہ

لاہور ۱۱ جولائی - حکومت مغربی پنجاب نے کپاس اوٹنے اور پریس کرنے والی فیکٹریوں کے مالکوں کے حق میں سال ۴۹-۱۹۴۸ء کا محصول منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے - یاد رہے کہ سال ۴۹-۱۹۴۸ء کیلئے ان فیکٹریوں کی الاٹمنٹ کے وقت یہ اعلان کیا گیا تھا کہ حکومت متروکہ فیکٹریوں کے کرایوں کے علاوہ اے کلاس کی منڈیوں میں واقع فیکٹریوں پر ۲۰/- روپیہ فی گانٹھ - بی کلاس والی فیکٹریوں پر ۱۲ روپیہ فی گانٹھ اور سی کلاس پر ۸/- روپیہ فی گانٹھ محصول لے گی اب یہ محصول نہیں لیا جائے گا - البتہ حکومت نے کپاس اوٹنے والے سال ۵۰-۱۹۴۹ء کے لئے اس محصول کی بجائے محکمانہ طور پر معمولی محصول لگانے کا فیصلہ کیا ہے جس کی شرح حسب ذیل ہے - درجہ اول منڈیوں کیلئے ڈیڑھ روپیہ فی گانٹھ - درجہ دوم ایک روپیہ فی گانٹھ - درجہ سوم منڈیوں کیلئے آٹھ آنہ فی گانٹھ ۔

افلاس سے تنگ آ کر ایک عورت نے خودکشی کر لی

ناگپور ۱۱ جولائی - سی - پی کے ایک گاؤں بیلیٹہ پور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک عورت نے اپنے دو بچوں سمیت کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔ غربت سے تنگ آ کر وہ خودکشی پر آمادہ ہو گئی اور اپنے ساتھ اپنے بچوں کو کنوئیں میں لے ڈوبی ۔ ایک بچے کی عمر دو سال اور دوسرے کی بارہ سال بتائی جاتی ہے - لاشیں کنوئیں سے برآمد کر کے سرکاری ہسپتال میں پوسٹ مارٹم کیلئے پہنچا دی گئی ہیں - (اسٹار)

شامی زعماء کا وفد شاہ ابن سعود سے ملاقات کریگا

قاہرہ ۱۱ جولائی - روزنامہ "المصری" کے نامہ نگار مقیم دمشق کی اطلاع کے مطابق حکومت شام کا وہ وفد جس نے حال ہی میں شاہ فاروق سے ملاقات کی ہے۔ اب شاہ ابن سعود سے ملاقات کرنے حجاز روانہ ہو رہا ہے - یہ وفد شاہ ابن سعود سے ملاقات کر کے جمہوریہ شام کے صدر حسنی الزعیم کی طرف سے اس رویہ کا شکریہ ادا کریگا - جو انہوں نے گذشتہ دنوں شام کی نئی حکومت کے بارے میں اختیار کیا - (اسٹار)

پاکستان اکنامک کانفرنس کا آئندہ اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہوگا!

قبائلی علاقوں کا اقتصادی سروے عنقریب شروع ہونیوالا ہے

لاہور ۱۱ جولائی - پاکستان اکنامک کانفرنس کی طرف سے عنقریب قبائلی علاقوں کا سروے شروع ہونیوالا ہے - اس سلسلے میں تمام ابتدائی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں - اس سروے کا مقصد قبائلی باشندوں کی اقتصادی بہتری اور ترقی کے امکانات معلوم کرنا ہے - سروے مکمل ہونے کے بعد کانفرنس مرکزی حکومت کے سامنے اپنی تجاویز پیش کرے گی - جن کی روشنی میں اقتصادی بہتری کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں گے - اس سلسلے میں مسٹر زاہد حسین گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی انگلستان سے واپسی کا انتظار کیا جا رہا ہے - ان کے واپس آنے پر غیر سرکاری تحقیقاتی افسران کا تقرر عمل میں لایا جائے گا -

کانفرنس کے سیکرٹری پروفیسر محمد حسن نے آج ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ کانفرنس کا سرکاری آرگن "پاکستان جرنل آف اکنامکس" کے نام سے آئندہ پندرہ روز کے اندر اندر شائع ہونا شروع ہو جائیگا - آپ نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کی طرف سے آئندہ اجلاس کے انعقاد کے سلسلے میں جو پیشکش موصول ہوئی تھی اسے قبول کر لیا گیا ہے - چنانچہ کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس ڈھاکہ میں ہی ہوگا۔ بالآخر آپ نے پاکستان کے تمام ماہرین اقتصادیات سے اپیل کی کہ وہ کانفرنس کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر کے ماہرین اقتصادیات کی اس مرکزی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور کارگر بنانے کی کوشش کریں - (اسٹار)

سر فرانسس موڈی کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا

کراچی ۱۱ جولائی - مرکزی کابینہ کے سیکریٹریٹ کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنر جنرل نے مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے — باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سر فرانسس موڈی کے جانشین کے متعلق عنقریب اعلان کر دیا جائیگا - گذشتہ ہفتہ جب سر فرانسس موڈی کے استعفیٰ کی خبر مشہور ہوئی تھی تو باخبر حلقوں کا خیال تھا کہ وہ مسلم لیگ کے نامزد کردہ مشیروں کے ساتھ گورنر کی حیثیت سے کام کرنے پر آمادہ نہیں ہیں - (اسٹیٹسمین)

— کراچی ۱۱ جولائی پاکستانی افواج کے چیف آف سٹاف لیفٹننٹ جنرل اے پی - میکے جنرل ڈگلس گریسی کی غیر موجودگی میں کمانڈر انچیف کی حیثیت سے کام کرینگے - جنرل گریسی دو ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں -

شنگھائی انتہائی نازک صورتِ حال سے دوچار ہے!

قیمتیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں!

شنگھائی ۱۱ جولائی - شنگھائی جو مشرق کے انتہائی شاندار شہروں میں سے ایک ہے - آج بہت نازک صورت حال سے دوچار ہے - قیمتیں انتہائی طور پر بڑھ گئی ہیں - اور نیشنلسٹوں کی طرف سے محاصرہ سخت ہو جانے کے باعث بندرگاہ میں نہ کوئی نیا جہاز آ سکتا ہے اور نہ کوئی جہاز بندرگاہ سے باہر جا سکتا ہے - چاولوں کی قیمتیں گذشتہ تین ماہ کے اندر اندر تین گنا زیادہ ہو چکی ہیں - چاول کی نئی فصل ستمبر سے پہلے مارکیٹ میں نہیں آئے گی - شہر کی فیکٹریاں ایک ایک کر کے بند کی جا رہی ہیں - کیونکہ خام مال دستیاب نہیں ہو رہا ہے - بالخصوص تیل نہ ملنے کی وجہ سے بجلی کی سپلائی کا سلسلہ منقطع ہونیکا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے - کیونکہ تیل کی قلت کے باعث مشینیں زیادہ عرصہ کام نہ کر سکیں گی (اسٹار)

ہسپانوی مراکش میں خطرناک بغاوت

ٹنجیر ۱۱ جولائی - اسٹار کے نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہسپانوی مراکش میں فوجی اور سول حکام میں ایک خطرناک بغاوت پھیل جانے کے باعث تین سو گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں ہسپانوی حکام نے اسلحہ وغیرہ کے بعض خفیہ ذخیروں کا بھی پتہ لگایا ہے جو یہاں کے بعض مقامی باشندوں اور ملازمین کے قبضہ میں ہیں باغیوں کے لیڈر کو گرفتار کر لیا گیا ہے - لیکن اس خبر کی تاحال کوئی تصدیق نہیں ہو سکی ہے - کہ اسے گولی مار کر ہلاک بھی کر دیا گیا ہے - نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ اس بات کے پیش نظر کہ مراکش میں مقامی فوجیوں کی تعداد دس ہزار سے اوپر ہے - بغاوت انتہائی خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے - بغاوت کی وجہ ہسپانوی مراکش کے خلیفہ کی غیر ہردلعزیزی ہے - اس نے پچھلے دنوں ایک حکمنامہ پر دستخط کر کے ہسپانوی حکام کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ اسکی مورشس رعایا کی گرفتاری عمل میں لا سکتے ہیں -

— قاہرہ ۱۱ جولائی اخبار "الیوم" کی ایک اطلاع کے مطابق دہشت پسندوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر قاہرہ سے سکندریہ میں تبدیل کر لیا ہے - چنانچہ بعض افسران کا ایک گروہ کرنل محمود طلعت کی سرکردگی میں کل قاہرہ سے سکندریہ روانہ ہو گیا ہے - تاکہ دہشت پسندوں کے نئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگائے -